سوال

(179) زیدنے پانچ سوروپیہ پر عمرو کی زمین رہن رکھی ہے۔الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زیدنے پانچ سوروپیہ پر عمرو کی چند بیگھ زمین رہن رکھی، اس شرط پر کہ زید خراج کے بعد دس روپیہ سال بھر کے اپنے اصل روپیہ سے خارج کرتا گیا، اور ما حصل زراعت کو وصول کرتا گیا، تاوقتیکہ ما بقی روپیہ زید کو نہ ملے، اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ پانچ سوروپیہ کی زکوٰۃ کس پر ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ روپیہ کی زکوٰۃ زید پر فرض ہے، اس لیے کہ آیت کریمہ: اِذَا تَدَايَنۡتُم بِدَيۡنٍ الی قولہ فَرِہَانٌ مَّقۡبُوضَةٌ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ رہن قرض ہے، اور قرض سے انتفاع جائز نہیں، موافق حدیث شریف: ((لا یغلق الرہن من صاحبہ الذی رہنہ لہ غنمنہ وعلیہ غرمہ رواہ الشافعی والدار قطنی وقال ہذا اسناد حسن متصل کذا فی المنتقیٰ))
پس زید کا یہ معاملہ رہن بوجہ اشتراط انتفاع ناجائز ہے، اور جبکہ ناجائز ہے تو زید کا روپیہ زید کے ملک میں رہا، گو زید اپنے زعم میں سمجھے کہ روپیہ میری ملک میں نہیں ہے، بناء علیہ روپیہ مذکورہ کی زکوٰۃ زید پر فرض ہے، اور اگر فرض کیا جائے، کہ رہن سے انتفاع جائز ہے، تو بھی زکوٰۃ زید ہی پر فرض ہوگی، کیونکہ معاملہ رہن قرض ہے، اور قرض دادہ شدہ روپیہ میں قرض دینے والے پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
(حررہ احمد عفی عنہ) (فتاویٰ نذیریہ ص ۴۹۷ جلد نمبر ۱) (سید محمد نذیر حسین)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 7 ص 296